ڈاکٹر مرتضی بن بخش اوران کی دعوت کے متعلق طارق بروہی کا خط شیخ عبید الجابری (حفظہ اللہ) کے نام

(نوٹ: عربی متن آخر میں ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سب سے پہلے ہم کہتے ہیں کہ ہم اپنے سلفی بھائیوں کو پاکستان سے سلام کہتے ہیں اور ہم آپ سے جو آپ نے اسلام اور مسلمانوں کے لئے کیا ہے جس میں عقیدے اور سلفی منہج کو دنیا بھر میں نشر کیا ہے اس کی وجہ سے محبت رکھتے ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے۔

اما بعد!

جیسا کہ آپ بر صغیر ہند و پاک کے حالات جانتے ہیں، جن میں ہر قسم کے شرک اور بدعات اور ان کے مظاہر پھیلے ہوئے ہیں، یہاں قبروں اور مزاروں کی عبادت اللہ کو چھوڑ کر کی جارہی ہے،اور حزبی فتنے بھی ہیں یہاں تک کہ ان لوگوں میں بھی جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اہل سنت والجماعت میں سے ہیں۔

ایسے حالات میں اہل حدیث کی دعوت صدیوں سے ظاہر چلی آرہی ہے جو لوگوں کو اللہ کی توحید کی طرف بلاتے ہیں اور شرک،بدعات اور خرافات کارد کرتے آرہے ہیں اور اسی طرح وہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ بھی بیان کرتے آرہے ہیں اللہ کی صفات کے باب میں جو بغیر تعطیل،تکییف، تشبیہ،تاویل اور تمثیل کے ایمان لانا ہے۔بہت سارے لوگوں کو اللہ نے ان کے ذریعے شرک اور بدعات سے نجات دی ہے مگر حال ہی میں ان سے بعض عقیدے اور سلفی منہج میں مخالفتیں ظاہر ہونے لگیں جن میں اہل بدعات جیسے

روافض اور قبر پرست صوفیوں سے اور اخوانیوں کے ساتھ تعاون کرنا ہے جو جہاد اور شریعت نافذ کرنے یا ڈیموکریسی کے نام پر کی جارہی ہیں۔ اور اسی طرح انکے بہت سارے گروہ ہو گئے ہیں اور وہ دوستی اور دشمنی ان جماعتوں یا شخصیتوں کی بنیاد پر کرتے ہیں، پھر وہ حکام کی تکفیر بھی کرتے ہیں اور معروف میں ان کی اطاعت بھی نہیں کرتے، اس کے ساتھ ہی ان کی جہاد کی جماعتیں ہیں جو بغیر ولی الامر کے حکم کے جہاد کرتی ہیں جبکہ ان کے پاس نہ قدرت ہے اور نہ ہی اور شرطیں ہیں۔ وہ ان شرطوں کو پوری کرنا ضروری نہیں سمجھتے جنہیں اہل علم نے بیان کیا ہے، یہاں تک ان میں ایسے بھی ہیں جو سلف کے منہج کو فرقہ ناجیہ کے اصولوں میں سے نہیں سمجھتے اور کہتے ہیں کہ ہمارے لئے کتاب وسنت کافی ہے کتاب وسنت کی فہم سے۔

جب ان کا یہ حال تھا جبکہ ان کے درمیان ان اہم منہجی موضوعات پر بولنے والا بھی کوئی نہیں تھا، ہم نے ماشاءاللہ ایک قوی طالب علم کو پہچانا جو سعودی عرب کے جدہ شہر میں رہتے ہیں جن کا نام ڈاکٹر مرتضیٰ بخش ہے جو پاکستانی ہیں، جو پیشے سے ڈاکٹر ہیں، اور انہوں نے علماء جیسے شیخ ابراہیم المحیمید اور کبھی آپ (یعنی شیخ عبید الجابری) کے یہاں بھی علم حاصل کیا ہے جیسا کہ وہ کہتے ہیں۔ انہوں نے سب سے پہلے سلفی منہج کے ان اہم مسائل پر باتیں کرنی شروع کیں اور وہ ہمیشہ قرآن کریم اور احادیث نبوی ﷺ کے نصوص سے دلائل پیش کرتے ہیں جو سلف صالحین کے فہم کے موافق ہوتا ہے، اور صحابہ کرام کے اقوال سے، تابعین اور جو ان کے بعد ائمہ سلف آئے جیسے ائمہ اربعہ، شیخ الاسلام (ابن تیمیہ)، ابن القیم، ابن عبد الوھاب، ابن باز، ابن عثیمین، الالبانی، الفوزان وغیرہ مشہور سلفی علماء کے اقوال سے دلیل پیش کرتے ہیں۔

ہمیں ان جیسے طلاب علم کی بہت ضرورت ہے کیونکہ ہمارے یہاں کوئی عالم نہیں ہے جو ان امور میں صراحت اور وضاحت کے ساتھ کلام کرے۔ ہم آپ سے چاہتے ہیں کہ آپ ان کی تائید کریں تاکہ کسی کو ان کے دروس سننے میں اور ان سے علم لینے میں کوئی شبہہ باقی نہ رہے۔

چونکہ آپ جو ان کے دروس میں بیان کیا جاتا ہے نہیں جانتے کیونکہ وہ اردو میں ہے، ہم چاہتے ہیں کہ ہم ان کے بعض دروس میں سے تلخیص بیان کریں جس منہج کو انہوں نے اپنے دروس میں بیان کیا ہے یہاں تک کہ آپ کے سامنے جو بھی خیر یا شر ہے وہ واضح ہو جائے۔ ہم اللہ سے ہدایت کے بعد گمراہی سے پناہ چاہتے ہیں۔

وہ کہتے ہیں کہ توحید ہی ہے جس سے انبیاء اور رسل علیہم السلام نے اپنی دعوت کا آغاز کیا (وَلَقَدۡ بَعَثۡنَا فِي كُلِّ أُمَّةٖ رَّسُولًا أَنِ ٱعۡبُدُواْ ٱللَّهَ وَٱجۡتَنِبُواْ ٱلطَّٰغُوتَۖ)[سورۃ النحل 36]

اور توحید کی تین قسمیں ہیں: توحید ربوبیت، الوہیت، اسماء وصفات اور جس نے کہا کہ توحید کی چوتھی قسم بھی ہے اور یہ ہے توحید حاکمیہ جس سے علماء غافل رہے تو ایسا شخص خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے جو اخوانیوں اور آج کے زمانے کے خوارج کے طریقے پر ہے جو اس تعریف کو استعمال کرتے ہیں تاکہ وہ مسلمان حکمرانوں کے خلاف خروج کریں اور ان کی تکفیر کریں، اور حقیقت تو یہ ہے کہ یہ تو توحید الوہیت ہی میں داخل ہے۔

اور کہتے ہیں کہ تمام انبیاء اور رسولوں کی دعوت توحید الوہیت کی طرف تھی کیونکہ مشرکین ربوبیت کا اقرار کرتے تھے۔

وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ پانچ فرقے ہیں جن میں چار کلمہ طیبہ لاالہ الااللہ کی تفسیر میں گمراہ ہوئے۔ جو گمراہ ہوئے ان میں سے وہ حلولی صوفی ہیں جو کہتے ہیں کہ لا الہ الا اللہ کی تفسیر لا موجود الا اللہ کرتے ہیں۔ اور جو اس کلمے کی تفسیر لا خالق، لا مالک، لا رازق، لا مدبر الا اللہ سے کرتے ہیں وہ مشرکین عرب اور فلاسفہ ہیں، اور جو اس کا معنٰی لا حاکم الا اللہ سے کرتے ہیں وہ تکفیری اور اخوانی اور قطبی ہیں، اور جو لا الہ الا اللہ کا معنی لا الہ الا اللہ کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس میں حلولیوں سے مشابہت ہے جو کہتے ہیں کہ جو بھی کائنات میں بندہ ہے وہ در حقیقت اللہ ہے۔ پھر وہ لا الہ الا اللہ کا حقیقی معنی بیان کرتے ہیں کہ اس کا معنی ہے اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہے۔

وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ کلمہ طیبہ کی آٹھ شرطیں ہیں اور یہ ہیں علم، یقین، اخلاص، سچائی، محبت، انقیاد، قبول اور کفر بالطاغوت اور اکثر دلائل آپ کی کتاب تیسیر الإلہ بشرح أدلۃ شروط لاإلہ الا اللہ سے ماخوذ ہیں۔

انہوں نے صوفیوں کا اور قبر پرست بریلویوں کا اور دیوبندیوں کا بھی رد کیا ہے اور شرک کی حقیقت بیان کی ہے۔ انہوں نے شرک کو اصغر اور اکبر قسموں میں تقسیم کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ مردوں سے، انبیاء اور اولیاء سے استغاثہ اور استعانہ (مدد مانگنا)، نیز ان کے لئے نذر و نیاز اور ذبح کرنا شرک اکبر ہے جو ملت سے خارج کر دیتا ہے، اور ریاکاری، غیر اللہ کی قسم کھانا اور ان کے علاوہ اور چیزیں شرک اصغر ہیں اور شرک اکبر کے وسیلے ہیں جو ان کے مرتکب کو ملت سے خارج نہیں کرتے۔

انہوں نے رافضیوں کا اور ان کے صریح کفریہ عقائد کا رد کیا ہے۔

وہ اہل سنت والجماعت میں اسماءاور صفات کے باب میں مومنوں کے طریقے کو اختیار کرتے ہیں بغیر تعطیل، تمثیل، تشبیہ، تکییف اور تاویل کے اور جہمیہ، معتزلہ، اشاعرہ، اور ماتریدیہ یہاں تک کہ مفوضہ کا بھی رد کیا ہے جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کا عقیدہ سلف کا عقیدہ ہے جس میں مطلق تفویض ہے یہاں تک کہ صفات کے معنی میں بھی جس پر ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ یہ باطل قول ہے، بلکہ ہم وہی کہتے ہیں جو امام مالک کہتے تھے کہ استویٰ کا معنی معروف ہے اور اس کی کیفیت مجھول ہے۔ انہوں نے اسماءاور صفات کے معنٰی کو زیادہ تر ابن عثیمین رحمہ اللہ کی کتاب القواعد المثلیٰ سے بیان کیا ہے۔

تقدیر کے باب میں انہوں نے قدریہ اور جبریہ دونوں کا رد کیا ہے اور یہ بیان کیا ہے کہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ان دونوں کے درمیان وسطیت (اور میانہ روی) کا راستہ ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ قرآن اللہ کا کلام ہے جو غیر مخلوق ہے اسی کی طرف سے آیا ہے اور اسی کی طرف لوٹ جائے گا۔

وہ لوگوں کو سنت کی اتباع کرنے اور اسے مضبوطی سے پکڑنے کی ترغیب دلاتے ہیں اور تمام بدعات کو چاہے وہ چھوٹی ہوں یا بڑی انہیں ترک کرنے کو کہتے ہیں۔ وہ بدعت کی تقسیم مکفرہ اور غیر مکفرہ میں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمام بدعات گمراہی ہے اور اسلام میں کوئی بدعت اچھی نہیں ہوتی۔ نیز انہوں نے اندھی تقلید اور مذہبی تعصب کا رد بھی کیا ہے۔

اسی طرح وہ لوگوں کو کبار علماء کی طرف رجوع کرنے کی ترغیب دلاتے ہیں جیسے ابن باز، ابن عثیمین، الالبانی، المقبل، الفوزان اور سعودی عرب کے مفتی اور اسی طرح نوازل اور بڑے مسائل میں جیسے جہاد،

تکفیر خروج اور ولی الامر کی اطاعت کے مسائل میں مشہور علماء کی طرف رجوع کرنے کی ترغیب دلاتے ہیں۔

وہ علماء کا دفاع کرتے ہیں جن علماء کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ (عملاء السلاطین) درباری عملاء ہیں یا مرجی ہیں اور وہ فقہ الواقع کو نہیں سمجھتے وغیرہ جیسے جھوٹی تہمتیں جن علماء پر لگائی جاتی ہیں۔

وہ اللہ کی طرف دعوت کا منہج بیان کرتے ہیں کہ وہ سب سے اہم سے شروع کیا جائے پھر جو مہم ہے، یعنی سب سے پہلے توحید سے شروعات کی جائے پھر شرک کا ابطال کیا جائے اور لوگوں کو خالصتا اللہ کی عبادت کی طرف بلایا جائے اور ہر قسم کے شرک کو چھوڑ دیا جائے، اور اس باب میں انہوں نے تبلیغی جماعت اور اخوانیوں کا رد بھی کیا ہے۔

انہوں نے سلف کی کتابوں کی شرح علماء کے کلام سے کیا ہے جیسے کتاب التوحید، اصول الثلاثۃ، القواعد الاربع جیسی کتابوں کی شرح میں بہت زیادہ شیخ ابن باز، العثیمین اور صالح آل الشیخ وغیرہ کی کتابوں پر اعتماد کیا ہے۔

آخر میں ان کے دروس کا ایک سلسلہ بھی ہے جس کا نام دعوۃ التفکر (دعوت غور وفکر): إنما یتذکر أولوا الألباب ہے جس میں اہم منہجی مسائل بیان کئے گئے ہیں جن کا ذکر پہلے کے کسی اور اردو بولنے والے علماء نے نہیں کیا ہے، جن میں انہوں نے صحیح سلفی جہاد کا ذکر کیا ہے اور اس کے ساتھ ہی قرآن و سنت کے نصوص اور ائمہ سلف کے کلام اور دور حاضر کے سلفی علماء جیسے ابن باز، ابن عثیمین، الالبانی، مقبل، الفوزان

اور جو علماء آج سعودی عرب میں موجود ہیں اور آپ کے کلام سے بھی ان فرقوں اور آج کے گروہوں کا بھی ذکر کیا ہے (یعنی رد کیا ہے) جو اس کی مخالفت کرتے ہیں جن میں تکفیری اور خوارج گروہ شامل ہیں۔

انہوں نے جہاد کی تعریف، اس کی فضیلت، اس کے مراتب اور شریعت میں اس کا حکم بھی بیان کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ وہ اللہ کے کلمے کو بلند کرنے کے لئے کیا جاتا ہے اور اس کی شرطوں کو واضح کیا ہے کہ ان میں ولی الامر کی اجازت ضروری ہے، نیز والدین کی اجازت، قدرت، لشکر کی تیاری اور یہ کہ کفار ذمی کافر یا معاہد یا مستامن کافر نہ ہو جسے ہمارے ملک کی مسلمان حکومت نے امان دے رکھا ہے۔

انہوں نے الولاء اور البراء کے مسئلے کو بھی بیان کیا ہے اور خوارج کے منہج کا رد بھی کیا ہے جو ہمارے حکمرانوں کے خلاف خروج کرتے ہیں اس دعوے سے کہ وہ کفار یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی رکھتے ہیں اور انہوں نے بیان کیا کہ معاملات اور موالات میں فرق ہے۔

انہوں نے شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کی کتاب سے جہاد کے ضوابط بھی بیان کیے ہیں۔

انہوں نے سلف کی تفسیر کے مطابق تحکیم کی آیت کو بیان کیا ہے اور اس کے لئے وہ شیخ بن باز، شیخ ابن عثیمین ،الالبانی رحمہم اللہ کے اقوال کا ذکر کیا ہے کہ جو مسلمان اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو وہ کافر نہ ہو گا بلکہ اس کا کفر کفر اصغر ہے جو اسے ملت سے خارج نہیں کرتا الا یہ کہ وہ یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ یہ وضعی قوانین اسلامی احکام سے بہتر ہیں یا برابر ہیں یا انسان کو اس میں اختیار ہے یا ان جیسے اسباب جس سے اس کا کفر ظاہر ہو جائے۔

اس تعلق سے ان کا ایک مستقل محاضرہ بعنوان : ولی الامر (حکمرانوں) کی اطاعت معروف میں اہل سنت والجماعت کے اصولوں میں سے ایک اصل ہے جس میں انہوں نے قرآن و سنت میں وارد نصوص کو ذکر کرنے کے بعد پہلے اور بعد کے علماء کے اقوال کو جمع کیا ہے جو اس عظیم اصل پر دلالت کرتے ہیں جس پر دین ودنیا کی اصلاح ہے۔

انہوں نے تکفیر کے قواعد اور ضوابط بھی بیان کیے ہیں، اس کی تاریخ اور خطرات کو ذکر کرنے کے ساتھ اور جو اس معاملے میں پہلے اور بعد کے خوارج گمراہ ہوئے ان کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔

انہوں نے طاغوت کا صحیح معنٰی بیان کیا ہے اور یہ بھی کہ اس سے مراد صرف سرکش حکمران ہی نہیں ہیں جیسا کہ ہمارے زمانے کے خوارج سمجھتے ہیں اور ان کی تکفیر کرتے ہیں کہ یہ طاغوت ہیں جن کا انکار کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔

پھر انہوں نے آج کل کے مجاہدین اور تکفیریوں کے شبہات کا رد بھی کیا ہے۔ انہوں نے ان کا بھی رد کیا ہے جو استشہادی اعمال (شہادت طلب کرنے کی غرض سے اعمال کرتے ہیں) بلکہ ان کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ خودکشی کے اعمال ہیں (یعنی خودکش حملے ہیں) اور اسے حرام قرار دیتے ہیں اور جو اسے جائز قرار دیتے ہیں ان کے شبہات کا علماء کے کلام سے رد بھی کیا ہے۔ پھر وہ ان لوگوں کے شبہات کا ازالہ بھی کرتے ہیں جو ہمارے علماء پر یہ تہمتیں لگاتے ہیں کہ انہوں نے جہاد کو چھوڑ دیا ہے، بلکہ اس کی مخالفت کرتے ہیں اور یہ درباری علماء ہیں اور ان کے پاس فقہ الواقع نہیں ہے۔

انہوں نے فلسطین اور عراق میں جہاد کے تعلق سے علماء کے موقف کو بھی بیان کیا ہے، اور پرانے افغانی جہاد اور ان کے آج کے جہاد میں کیا فرق ہے، اور آج علماء ان کے جہاد کی کیوں مخالفت کرتے ہیں، کیونکہ اس کی شرطیں پوری نہیں ہوتیں ہیں جیسا کہ کبار علماء نے بیان کیا ہے۔ انہوں نے فلسطین میں حماس کا بھی رد کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اخوانی جماعت ہے جس طرح انہوں نے رافضی جماعت حزب اللہ کا رد کیا ہے۔

انہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ آج امت کی پستی، ذلت اور دشمنوں کے مسلط ہونے کی اہم وجہ توحید کو چھوڑنا اور شرک، بدعات، خرافات اور حزبیت کا پھیل جانا ہے اور اس کے علاوہ عقیدے، منہج، عبادت اور سلوک وغیرہ میں منہج سلف کی اتباع نہ کرنا ہے۔

آخر میں انہوں نے حقیقی جہاد فی سبیل اللہ اور دہشت گردی میں بھی فرق بیان کیا ہے اور تکفیریوں کے ۱۵۰ سے زائد شبہات اور ان کا رد بیان کیا ہے اور انکوان ردود کے دوران پاکستان سے میسیج موصول ہوتے تھے جن میں شبہات کا ذکر ہوتا تھا۔

انہیں دروس کے دوران انہوں نے مشہور دعاۃ کا رد بھی کیا ہے اور اسامہ بن لادن کو علماء کے کلام سے خوارج گردانا ہے، نیز انہوں نے سید قطب اور مودودی کا رد بھی کیا ہے اور انہیں کہا کہ یہ اس زمانے کے تکفیریوں کے امام ہیں۔ انہوں نے حسن البنا اور اس کی اخوانی جماعت کا بھی رد کیا ہے۔ اسی طرح بریطانیہ میں ساکن ابو بصیر الطرطوسی کا بھی رد کیا ہے جو جہادی تکفیریوں کا لیڈر رہے۔

وہ کہتے ہیں کہ خواہش پرستوں اور اہل بدعت کا نام لے کر یا بغیر نام لئے جیسا کہ مصلحت کا تقاضہ ہو رد کرنا سلف سے ثابت ہے۔

انہوں نے اہل بدعت سے تحذیر کے باب میں منہج موازنات کا رد کیا ہے اور وہ طلبہ کو خواہش پرستوں اور بدعتیوں کے پاس بیٹھنے سے خبردار کرتے ہیں۔

یہ ہیں جو ہم نے جمع کیا ہے ان دروس کو سننے کے دوران جو ہم نے بھائی مرتضی بخش کے دروس میں سنے ہیں۔ ہم اللہ سے ان کی ان باتوں پر ثابت قدمی کی دعاء کرتے ہیں اور ہم آپ سے اس پر آپ کی رائے، رہنمائی اور قیمتی نصیحتیں چاہتے ہیں اور کیا ہم ڈاکٹر صاحب حفظہ اللہ سے علم لیں کیوں کہ آپ کا تزکیہ ان کے لئے بہت اہم ہے تا کہ ہم بصیرت حاصل کریں اور ان کے اہم منہجی دروس کو نشر کریں جن کی کوئی مثال حال میں ہماری اردو زبان میں نہیں ملتی جہاں تک ہمیں علم ہے! اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر سے نوازے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

طارق علی بروہی

کراچی، پاکستان

۲۶ فروری ۲۰۰۹

بسم الله الرحمن الرحيم

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

اولا نقول الاخوة السلفيون نسلم عليكم من باكستان ونحب فضيلتكم بما قدمتم للاسلام والمسلمين من نشر العقيدة والمنهج السلفية فى انحاء العالم، فجزاكم الله من احسن الجزاء عن الاسلام والمسلمين-اما بعد:

كما تعرفون حال البلاد فى الشبهه القارة الباكستان والهند انتشار الشرک ومظاهره وافشاء البدعات بجميع انواعها، هنا الاضرحة والقبور تعبد من دون الله، والفتنة الحزبية المقيتة حتى بين من يدعون انهم اهل السنة الجماعة والى آخره-

ففى هذه الحالة ظهر دعوة اهل الحديث من قرون، فيدعون الناس الى توحيدالله وحارب الشرک والبدعات والخرافات كما بينوا عقيدة اهل السنة والجماعة فى الباب الصفات الالهية وهو الايمان بلاتعطيل، ولاتكييف، ولاتشبيه، ولاتاويل، ولاتمثيل، وكثير من الناس انقذهم الله بهم من الشرک والبدع ولكن فى ازمنة اخيرة ظهرت عندهم بعض الخلافات من العقيدة والمنهج السلفى مثل التعاون مع البدع من الروافض، والصوفية القبورية ، والاخوانية باسم الجهاد او التفيذ الشريعة او الديمقراطية، وصارت عندم احزاب كثيرة يتعصبون ويوالى ويعادى للجماعات والاشخاص، ثم تكفير الحكام ولايرون طاعتهم فى المعروف، ولهم جماعات الجهاد التى تجاهدون بدون اذن ولى الامر ولاعندهم قدرة وغيرهما من الشرائط وهم لايرون هذه الشرائط التى بينها اهل العلم، حتى منهم من لايرى منهج السلف اصولا من اصول الفرقة الناجية ويقولون يكفينا الكتاب والسنة على فهم الكتاب والسنة-

فبينما هم على ذلک ولااحد يتكلم منهم على هذه الموضوعات المنهجية المهمة عرفنا بطالب العلم قوى ماشاء الله فى المملكة اسمه الدكتور مرتضى بخش الباكستانى ساكن فى الجدة، وهو طبيب مهنة، وحصل العلم فى مجالس العلماء مثل الشيخ ابراهيم المحيمد واحيانا عندكم ايضا كما هو يقول ذلک-

فهواول من بداء الكلام على هذه المهمات فى المنهج السلفى، ويستدل دائما بنصوص من القرآن الكريم والاحاديث النبوية (ﷺ) موافق بفهم السلف الصالح ويستدل بكلام الصحابة، والتابعين والتابعين لهم باحسان الى يوم الدين من الآئمه السلف كائمة الاربعة، والشيخ الاسلام، وابن القيم، وابن عبدالوهاب، وابن باز، وابن عثيمين، والالبانى والفوزان وغيرهم من العلماء السلفيين المشهورين-

فنحن نحتاج كثيرا الى مثل هذه الطلاب العلم اذ ليس هناک العلماء فينا من يتكلم على هذه الامورصراحة وواضحة-

ونريد من فضيتلكم تائيدكم له لكى لايرتاب احدا ان يستمع دروسه وياخذ منه علما-

وكما انتم لاتعرفون ماذا قال به فى دروسه لانها بالاردية، نريد ان نلخص بعض من منهجه الذى نهج فى دروسه حتى يتبين لكم ماهو عليه من خير اوشر-ونعوذبالله من الضلالة بعد الهداية

فقال ان التوحيد اول بداء به جميع الانبياء والرسل (ولقد بعثنا فى كل امة رسولا ان اعبدوا الله واجتنبوا الطاغوت)۔

وللتوحيد ثلاثة اقسام الربوبية، والالوهية والاسماء والصفات من قال بان هناك قسم رابع اغفل العلماء عنه الا وهو التوحيد الحاكمية فهو ضال مضل يسلك طريقة الاخوانية والخوارج العصر الذى يستعمل هذا التعريف لكى يخرج على ولاة الامور المسلمين ويكفرونهم۔والحقيقة انه داخل فى توحيد الالوهية

وقال دعوة جميع الانبياء والرسل توحيد الالوهية لان المشركين كانوا يقرون بتوحيد الربوبية۔

وبين ان هناك خمسة فرق ضلوا فى تفسير الكلمة الطيبة "لا اله الا الله" الا واحدة، وهذه الاربعة التى ضلوا من فسر "لااله الا الله" بمعنى "لاموجود الا الله" وهم الصوفية الحلولية، ومن فسره بمعنى "لاخالق، ولامالک، ولارازق، ولامدبر الا الله" وهم المشركى العرب والفلاسفة، ومن فسره بمعنى "لاحاكم الا الله" وهم التكفريون والاخوانيون والقطبيون، ومن فسره "لااله الا الله" بلااله الاالله وقال فيه شبه مع الحلولية يعنى ان مافى الكون عبد من دون الله فهو الله فى الحقيقة، ثم بين ماهو معنى الحق للااله الا الله وهو لامعبود بحق الا الله۔

وبين ان للكلمة الطيبة ثمانية شروط وهى العلم، واليقين، والاخلاص، والصدق، والمحبة، والانقياد، والقبول والكفر بالطاغوت واكثر الادلة اخذ من كتابكم "تيسير الإله بشرح أدلة شروط لا إله إلا الـله"۔

ورد على الصوفية والقبورية البريلوية والديوبندية وبين ماهوحقيقة الشرک وقسم الشرک الى الاكبر والاصغر، وقال الاستغاثة والاستعانة بالاموات والانبياء والاولياء والذبح والنذر لهم من الشرک الاكبر مخرج من الملة وعد الرياء والحلف بغير الله وغيرهما من الشرک الاصغر ومن وسائل الشرک الاكبرلايخرج صاحبه من الملة۔

ورد على الرافضه وعقائدهم الكفرية الصريحة۔

وسلک سبيل المومنين من اهل السنة والجماعة فى باب الاسماء والصفات وهو الايمان باسماء الله تعالى وصفاته دون تعطيل، ولاتشبيه، ولاتمثيل، ولاتكييف ولاتاويل ورد على الجهمية، والمعتزلة، والاشاعره، والماتريدية۔حتى على المفوضه التى تدعى ان عقيدتهم عقيدة السلف وهو تفويض المطلق حتى للمعانى الصفات فقال الدكتور هذا باطل بل نقول كما قال الامام مالک (معنى الاستوى معروف، وكيفيته مجهول۔)۔وبين القواعد للاسماء والصفات غالبا من كتاب القواعد المثلى لابن عثيمين (رحمه الله)۔

فى باب القدر رد على القدرية والجبرية وبين ان العقيدة اهل السنة الوسطية بينهما۔

وقال ان القرآن كلام الله غير مخلوق منه بدء واليه يعود۔

وحث الناس الى اتباع السنة والتمسک بها وترک البدعات جميعها صغيرها وكبيرها وقسم البدعة الى مكفرة وغير مكفرة وقال كل بدعة ضلالة وليس هناک اى بدعة حسنة فى الاسلام، كما رد على التقليد الاعمى والتعصب المذهبية۔

وكذلك يحث الناس الرجوع الى العلماء الكبار مثل الشيخ ابن باز، وابن عثيمين، والالباني، والمقبل، والفوزان والمفتي المملكة وجميع اخوانهم من العلماء المشهورين خاصة في النوازل ومسائل العظيمة كاجهاد، والتكفير، والخروج، والطاعة ولاة الامور۔

ويدافع العلماء ممن يقول انهم عملاء السلاطين، وانهم مرجئة، وانهم لايفقهون فقه الواقع الى غير ذلك الاتهامات الكاذبة۔

وبين منهج الدعوة الى الله وهو بدء بالاهم ثم المهم يعني نبدء بالتوحيد ومحاربة الشرك ودعوة الناس الى الاخلاص في العبادة الله وترك الشرك بكل انواعه۔ورد في هذا الباب الجماعة التبليغ والاخوانية۔

وايضا شرح كتب السلف من كلام العلماء مثل كتاب التوحيد، واصول الثلاثة والقواعد الاربع اعتمد في شرحها كثيرا على كتب الشيخ ابن باز والعثمين وصالح ال الشيخ وغيرهم۔

وفي الاخير له سلسلة الدروس تسمى "دعوة التفكر-انما يتذكر اولوا الالباب" وهي تحتوي على الموضوعات المهمة المنهجية التي لم يسبق عليه من العلماء الاردية وتكلم فيها على الجهاد الصحيح السلفي ومن خالف من الفرق والاحزاب المعاصرة من التكفريين والخوارج الجدد بنصوص من القرآن والسنة وكلام السلف الامة والعلماء المعاصرين السلفيين مثل كلام الامام ابن باز، وابن العثيمين، والالباني، والمقبل، والفوزان والعلماء الموجودين في المملكة ومن كلام فيضلتكم ايضا۔

وبين تعريف الجهاد، وفضيلته، ومراتبه، وحكمه في الشرع، ومقصده لتكون كلمة الله هي العليا، ومراحله، ووضح ماهي شرائطه من اجازة ولي الامر والوالدين، والقدرة، وتجهيز الجيش، والايكون الكفار من الذميين، والمعاهدين، والمستامنين الذين اعطاهم الحكومة المسلمة الموجودة في بلادنا الامان۔

وبين مسئلة الولاء والبراء ورد منهج الخوارج الذين يخرجون على ائمتنا بدعوى انهم ولوا الكفار واليهود والنصارى، وفرق بين المعاملات والموالات۔

وبين ضوابط الجهاد من كتاب الشيخ الفوزان (حفظه الله)۔

وفسر بتفسير السلف في الآية التحكيم وقال عن الشيخ ابن باز، والعثمين، والالباني (رحمهم الله) ان الحاكم المسلم الذي يحكم بغير ما انزل لايكون كافرا بل كفره دون كفر لايخرجه من الملة الا اذا اعتقد ان هذه القوانين الوضعية احسن من الاحكام الاسلامية او تساوي اوانه مختار بينهماالى غير ذلك الاسباب التي تظهر كفره۔

وله محاضرة مستقلة على الموضوع "اطاعة ولاة الامور في المعروف اصل من اصول اهل السنة والجماعة"وجمع فيها اقوال العلماء قديما وحديثا بعد ماورد من النصوص الكتاب والسنة الدالة على هذا الاصل العظيم الذي يقوم به اصلاح الدين والدنيا۔

ثم بين قواعد وضوابط التكفير، مع تاريخه وخطورته واشار الى من ضل في هذا الباب من الخوارج قديما وحديثا۔

وبين معنى الصحيح للطاغوت وانه ليس للحكام الطغاة فقط كما يعتقد الخوارج العصر وكفر الحكام بانهم الطواغيت امرنا بكفرهم۔

ثم رد الشبهات المجاهدين اليوم بزعمهم والتكفريين۔

ورد على من جوز الاعمال الاستشهادية بل قال انها الاعمال الانتحارية وحرمه ورد الشبهات القائلين بجوازه بكلام العلماء

ثم دفع الشبهات القوم الذين يتهمون على علماءنا انهم تركوا الجهاد، بل يخالفونه، وانهم علماء السلاطين، وماعندهم فقه الواقع ۔

وبين موقف العلماء من الجهاد فى الفلسطين والعراق، وماهو الفرق بين الجهاد الافغانى القديم وجهادهم اليوم، لماذا يخالف العلماء جهاد اليوم، لانه لايستوفى الشروط كما بين ذلك العلماء الكبار، ورد على الحركة الحماس فى الفلسطين وقال انها جماعة اخوانية كما رد على حزب الله الرافضة۔

وقال السبب الاهم لهوان الامة وذلتها وتسلط الاعداءها عليها هى ترك التوحيد وافشاء الشرك والبدعات والخرافات والحزبية وعدم اتباع المنهج السلفى فى العقيدة والمنهج، والعبادة، والسلوك الى آخرها۔

وفى الختام بين الفرق بين الجهاد فى سبيل الله حقا وبين الارهاب، ورد على الشبهات التكفريين والجهاديين اكثر من ١٥٠ شبهات واستلم من خلال ردوده رسائل تحتوى هذه الشبهات من بلاد باكستان۔

ورد من خلالها دعاة المشورين ووصف اسامه ابن لادن بانه من الخوارج بكلام العلماء، ورد على سيد قطب والمودودى وقال انهما امام التكفريين فى هذا العصر، ورد على حسن البناء وجماعته الاخوانية، ورد على ابى بصير الطرطوسى ساكن فى البريطانيه من قادة التكفريين الجهاديين۔

وقال ثبت الرد على اهل الاهواء والبدع بذكر اسماءهم وبدونها من السلف الى ماتحتاج المصلحة۔

ورد منهج الموازنات فى باب التحذير من اهل البدع ويحذر الناس والطلبة من مجالسة اهل الاهواء والبدع۔

فهذا مايسرلنا جمعها باستماع دروس الاخ مرتضى بخش نسئال الله له الثبات على هذا، ونريد من فضيتلكم آرائكم وتوجيهاتكم ونصائحكم الغالية عليها وهل ناخذ من الدكتور (حفظه الله) علم، لان تزكيتكم له لها غاية الاهمية كى نكون على البصيرة وننشر دروسه المهمة منهجا التى ليس له نظير فى لغتنا الاردية حاليا فيما علمنا۔۔وجزاكم الله خيرا من احسن الجزاء والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

اخوكم فى الله

طارق ابن على البروهي

كراتشي، باكستان ٢٦/٠٢/٠٩م